الخصائص الکبریٰ

جلد دوم



مصنّف

علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا عبدالاحد قادری

ممتاز اکیڈمی لاہور

الخصائص الکبریٰ

مصنّف

علامہ امام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین مولانا عبد الاحد قادری

جلد دوئم

ممتاز اکیڈمی

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور

نام کتاب: الخصائص الکبریٰ (جلد دوم)

مصنف: حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتدوین: مولانا محمد عبدالاحد قادری

پروف ریڈنگ: محمد فاروق صدیقی

صفحات: 576

ہدیہ:

باہتمام: شکیل ممتاز

ناشر: ممتاز اکیڈمی۔ فضل الٰہی مارکیٹ

چوک اردو بازار لاہور

فون نمبر: 7223506-7230718

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوتی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دُور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

صفحہ نمبر	عنوانات

عنوانات	صفحہ نمبر
مجلس نبوی کے آداب	514
گستاخ رسول کافر ہے اسے قتل کردیا جائے:	515
نبی کریم ﷺ اہل بیت اور صحابہ کی محبت واجب ہے	516
سرکار دو عالم ﷺ کے چند دیگر خصائص	519
نماز خوف آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے:	519
آپ ﷺ ہر کبیرہ وصغیرہ (ارادی اور غیر ارادی) گناہ سے معصوم ہیں:	519
نبی کریم ﷺ فعل مکروہ سے منزہ و پاک ہیں	521
خواب میں دیدار نبوی ﷺ برحق ہے	522
درود وسلام کی فضیلت:	523
اختیارات مصطفیٰ ﷺ	530
نبی کریم ﷺ جسکے درمیان چاہتے مواخات فرماتے اور انکے درمیان وراثت قائم کرتے:	533
مسجد نبوی ﷺ کی محراب نمازی کیلئے محراب کعبہ کی طرح ہے:	534
نبی کریم ﷺ کی نسبت سے آپکی ازواج' اہلبیت اور اصحاب کو شرف عطا ہوا	534
حسین رضی اللہ عنہ کی جبرئیل مدد کررہے ہیں:	536
اہل بیت کی دشمنی جہنم کا باعث ہے:	536
اہل بیت کشتی نوح کی طرح ہیں:	537
کتاب اللہ اور اہل بیت: فضائل صحابہ:	537
حضور نبی کریم ﷺ کے تمام اصحاب عادل ہیں:	539
بعد وصال معجزات کا ظہور	540
نبی کریم ﷺ نے وصال کی خود خبر دی	540
نبی کریم ﷺ نے وفات کے دن اور مقام کی خبر دیدی تھی:	544
نبی کریم ﷺ کو نبوت کیساتھ شہادت کی فضیلت بھی عطا کی گئی:	544
مرض الموت کے واقعات	545
وہ معجزات اور خصائص جو رحلت کے وقت رونما ہوئے	548
نبی کریم ﷺ کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا تو آپ عافیت کا سوال ضرور فرماتے	550
جسد ظاہری سے روح پاک کے خروج کے وقت واقعات	552
نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کی خبر اہل کتاب نے دی:	553
بوقت غسل کے معجزات و واقعات	555
دعائے جنازہ و نماز کے وقت جن معجزات کا ظہور ہوا:	556
دفن شریف کے وقت معجزات کا ظہور	558
لوگ آپ ﷺ کے حضور تین دن تک جماعت در جماعت پیش ہوتے رہے	559
تعزیت میں رونما ہونے والے معجزات	561
انبیاء علیہم السلام کے اجساد مطہر کو زمین پر حرام کردیا گیا ہے:	563
سرکار دو عالم ﷺ مزار انور میں زندہ ہیں:	563
میں عیسیٰ علیہ السلام کے سلام کا جواب دونگا:	564
میں سلام کا جواب دیتا ہوں:	564
قبر انور سے آذان کی آواز:	564
انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں:	565
حبیب کو حبیب سے ملا دو:	566
بعد وصال نبوی ﷺ صحابہ کرام کو غزوات میں جو واقعات پیش آئے	567
مسلمانوں کیلئے دریا مسخر:	567
دریا میں ٹیلے نمودار:	568
زہر بے اثر:	569
شراب شہد اور سرکہ میں تبدیل:	570
وصی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات:	570
رومی ایلچی کا مسلمان ہونا:	571
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا اور بارش کا نزول:	572
یا ساریۃ الجبل:	573
حضرت عثمان کا عصاء توڑنے والے کا برا انجام:	573
اجتماعی دعا قبول ہوتی ہے:	574
سانپ کا اطاعت کرنا:	574
سانپ کا طواف کعبہ:	575
وہ نشانیاں جو زمانہ نبوت سے تادم تحریر موجود ہیں	576
حج کی مقبولیت:	576

سے بیان کیا تو فرمایا: یہ تمہارے بھتیجے کی وفات کی خبر ہے۔

﴿بزار﴾

نبی کریم ﷺ نے وفات کے دن اور مقام کی خبر دیدی تھی:

وہ خبر جو نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات کے دن اور اپنی جگہ کے بارے میں فرمائی۔

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پیر کے دن کا روزہ کبھی ترک نہ کرنا کیونکہ میں پیر کے دن پیدا ہوا اور پیر کے دن ہی مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن میں نے ہجرت کی اور پیر کے دن ہی میرا وصال ہو۔

﴿ابن عساکر﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے۔ پیر کے دن نبوت کا اعلان کیا، پیر کے دن مکہ سے ہجرت کر کے باہر آئے، پیر کے دن مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے۔ پیر کے دن مکہ فتح ہوا، اور پیر کے دن وفات پائی۔

﴿احمد، بیہقی﴾

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ مقام ہجرت ہے اور اس کی زمین میری آرام گاہ ہے۔

﴿ابونعیم﴾

حضرت الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میری ہجرت کا مقام ہے اور یہیں میری وفات ہے اور اسی جگہ سے میرا حشر ہوگا۔ اور انہوں نے حضرت عطار بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی مثل مرسلاً روایت کی ہے۔

﴿زبیر بن بکار اخبار مدینہ﴾

حضور نبی کریم ﷺ کو نبوت کے ساتھ شہادت کی فضیلت بھی عطا کی گئی:

حضور نبی کریم ﷺ کو نبوت کے اعزاز و تکریم کے ساتھ شہادت کی فضیلت بھی عطا کی گئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی فرماتے تھے کہ میں اس لقمہ کی تکلیف ہمیشہ پاتا رہا ہوں جسے میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اور اب اس زہر کی وجہ سے رگ جاں کٹ رہی ہے۔

﴿بخاری، بیہقی﴾

حضرت اُمِ بشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اپنے نفس شریف پر آپ کس چیز کی نسبت فرماتے ہیں، بلاشبہ میں اپنے بیٹے کیلئے اس کھانے کی نسبت کرتی ہوں جو اس نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھایا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس کے سوا کسی اور چیز کی طرف نسبت نہیں کرتا اس وقت رگِ جاں منقطع ہو رہی ہے۔ ﴿حاکم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت بشر بن البراء رضی اللہ عنہ کی والدہ، نبی کریم ﷺ کے پاس اس مرض میں آئیں، اس وقت آپ کو بخار تھا، انہوں نے چھو کر عرض کیا: میں نے جتنا بخار آپ میں پایا ہے، اتنا میں نے کسی میں نہیں پایا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے اتنا ہی اجر زیادہ ہوتا ہے جس قدر کہ ہم پر تکالیف زیادہ ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: لوگ آپ کو ذت الجنب یعنی نمونیہ کا مرض گمان کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ شیطان کا کچوکہ ہے۔ بات یہ ہے کہ وہ جو لقمہ میں نے کھایا تھا اور جسے تمہارے بیٹے نے بھی یوم خیبر کھایا تھا، میں ہمیشہ اس کی تکلیف پاتا رہا ہوں، یہاں تک کہ اس وقت اس سے رگِ جاں قطع ہو رہی ہے۔ اس بنا پر نبی کریم ﷺ کی وفات، شہادت کی وفات ہے۔

﴿ابن سعد﴾

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نو مرتبہ یہ قسم اٹھاؤں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات شہادت کی ہے تو اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ یہ قسم اٹھاؤں کہ آپ شہید نہیں کیے گئے اور حقیقت الامر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو منصب نبوت پر سرفراز فرمایا اور آپ کو شہید بھی بنایا۔

﴿احمد، ابن سعد، ابو یعلیٰ، طبرانی، حاکم، بیہقی﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: ہم آپ پر ذات الجنب کا خوف رکھتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط کرے۔

(ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل روایت کی ہے۔)

﴿ابن سعد﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: ہمیں اندیشہ ہے کہ آپ کو ذات الجنب ہے۔ فرمایا: یہ بیماری شیطان کے اثر سے پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ مجھ پر اسے مسلط کرے۔

﴿ابن اسحاق، ابن سعد، بیہقی﴾

مرض الموت کے واقعات

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے سر کو باندھ دو تاکہ میں مسجد میں جاؤں تو میں نے آپ کے سر مبارک پر پٹی باندھی۔ اس کے بعد آپ مسجد کی طرف تشریف لے چلے، اس طرح کہ آپ کے دونوں قدم مبارک زمین پر نشان چھوڑ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے منبر پر جلوس فرمایا، اس کے بعد فرمایا:

35 اما بعد

''اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ تمہارے درمیان سے میرے تشریف لے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے تو جس کسی شخص کی کمر پر میں نے کوڑا مارا ہے تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے اور جس کسی سے میں نے مال لیا ہے تو یہ میرا مال موجود ہے اسے چاہیے کہ اس میں سے لے لے اور جس کسی کو میں نے آبرو کی گالی دی ہے تو یہ میری آبرو موجود ہے اسے چاہیے کہ بدلہ لے لے اور کوئی کہنے والا ہرگز یہ نہ کہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی جانب سے کوئی اندیشہ ہے کیونکہ کینہ و دشمنی نہ تو میری شان سے ہے اور نہ میرے اخلاق سے۔''

اس کے بعد فرمایا: سنو! جو اپنے آپ میں کچھ محسوس کرتا ہے تو وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں اس پر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں یقیناً منافق ہوں اور میں یقیناً بخیل ہوں اور میں یقیناً بزدل ہوں اور میں یقیناً بہت سونے والا ہوں اور میں یقیناً جھوٹ بولنے والا ہوں۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

''اے اللہ! اسے ایمان و صدق نصیب فرما اور اس سے نیند کی کثرت اور اس کے دل کا بخل دور کر دے اور اس کی بزدلی کو شجاعت سے بدل دے۔''

حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اس شخص کو کئی معرکوں میں دیکھا ہے اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے زیادہ کا سخی نہ تھا اور نہ اس سے زیادہ بے خوف تھا اور نہ نیند میں اس سے برتر تھا۔

پھر ایک عورت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی انگلی سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جا کر انتظار کرو۔ یہاں تک کہ میں وہاں پہنچوں۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ اس عورت کے پاس تشریف لائے اور ایک ٹہنی اس کے سر پر رکھی اور اس کیلئے دعا فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت کیلئے حضور نبی کریم ﷺ نے جو دعا فرمائی ہے اس دعا کے اثر کو پہنچاتی ہوں، وہ عورت مجھ سے کہا کرتی کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اپنی نماز اچھی طرح پڑھو۔

﴿ابن سعد، ابویعلیٰ، طبرانی، ابونعیم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس پر نبی کریم ﷺ کی تکلیف سے بڑھ کر تکلیف ہو۔

﴿ابن سعد﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم اقدس کو چھو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو بخار تو بہت شدید ہے۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے مجھے اتنا بخار ہے جتنا کہ تم میں سے مردوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا پھر تو آپ کیلئے اجر بھی دونا ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ پر بخار کی اتنی شدید حرارت ہے کہ ہم میں سے کسی کو نہ تھا کہ بخار کی گرمی کی بنا پر آپ کے جسم اقدس پر زیادہ دیر ہاتھ رکھ سکیں۔ یہ حال دیکھ کر ہم سبحان اللہ کہنے لگے۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام سے بلا میں اشد کوئی شخص نہ ہوتا جس قسم کی بلا میں شدت ہم انبیاء پر ہوتی اتنا ہی ہمارے لیے اجر میں زیادتی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کی یہ شان تھی کہ اگر چیچڑی چپٹ جاتی تو وہ چھوٹتی یہاں تک کہ وہ ان کو قتل کر دیتی اور کسی نبی کی یہ حالت تھی کہ وہ برہنہ رہتے اور اتنا کپڑا موجود نہ ہوتا کہ وہ ستر کر سکتے بجز عبا کے جس کو وہ پہنتے تھے۔

﴿ابن سعد﴾

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو بخار تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ کی چادر شریف کے اوپر رکھا تو بخار کی گرمی چادر کے اوپر سے میں نے پائی۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اسے آپ سے شدید تر بخار ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے اجر بھی اتنا ہی زیادہ ہے۔

﴿احمد الزہد﴾

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ علیل ہوئے اور آپ پر مرض نے شدت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ رقیق القلب آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو اتنی استطاعت نہ رہے گی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا سکیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی عرض کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم تو وہی عورتیں ہو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکر کیا تھا، بالآخر حضور نبی کریم ﷺ کا قاصد آیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھانے کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے تبدیلی حکم کے بارے میں بار بار عرض کیا اس بار بار کے عرض کرنے پر مجھے کسی بات نے برانگیختہ نہیں کیا بجز اس کے کہ میرے دل میں یہ واقع نہیں ہوا کہ آپ کے بعد لوگ اس شخص کو ہمیشہ محبوب رکھیں گے جو آپ کے مصلے پر کھڑا ہوگا اور نہ میں یہ گمان رکھتی تھی کہ جو شخص بھی آپ کے مصلے پر کھڑا ہوا، لوگ اسے برا کہیں گے اور میں نے یوں ہی چاہا کہ رسول اللہ ﷺ اس حکم کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی اور کی طرف پھیر دیں۔

﴿بخاری﴾

حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی علالت کے زمانے میں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر نبی کریم ﷺ نے شدت میں کمی پائی تو آپ باہر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، انہیں پتہ نہ چلا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے شانوں پر رکھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹے اور نبی کریم ﷺ ان کی داہنی جانب بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کبھی کوئی نبی اس وقت تک قبض نہیں کیا گیا جب تک کہ اسکی امامت اسکی امت کے کسی شخص نے نہ کی۔

﴿ابن سعد﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

﴿بیہقی﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آخری نماز جس کو نبی کریم نے جماعت کے ساتھ ایک چادر میں لپٹ کر پڑھی تھی۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی۔

﴿بیہقی﴾

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ نماز دوشنبہ کی فجر کی تھی اور یہی وہ دن ہے جس میں آپ نے رحلت فرمائی۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے، اس وقت آپ نزع کے عالم میں تھے۔ آپ نے فرمایا: اے شداد! کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: مجھ پر دنیا تنگ ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کوئی اندیشہ نہیں، آگاہ رہو عنقریب شام فتح ہوگا اور بیت المقدس فتح ہوگا اور تم اور تمہارے اولاد انشاء اللہ ان میں امام ہوگی۔

﴿طبرانی﴾

حضرت عمر بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کی جس دن ابتدا ہوئی وہ بدھ کا دن (چہار شنبہ) تھا اور اس مرض کی طوالت آپ کی رحلت تک تیرہ دن رہی۔

﴿ابن سعد﴾

وہ معجزات و خصائص جو رحلت کے وقت رونما ہوئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی صحت کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ کوئی نبی اس وقت تک قبض نہ کیا گیا جب تک کہ جنت میں اس نبی کے مقام کو اسے نہ دکھا دیا گیا۔ اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا کہ وہ اور چاہے تو رہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ پر مرض کا نزول ہوا تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور آپ پر غشی طاری تھی جب افاقہ ہوا تو

آپ نے اپنی نگاہ مبارک حجرے کی چھت کی طرف جمائی اور فرمایا: "اللهم الرفيق الاعلى" اس وقت میں نے پہچان لیا کہ وہی بات ہے جسے آپ نے ہم سے صحت کی حالت میں فرمایا تھا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک رحلت نہ فرمائیں گے جب تک کہ آپ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار نہ دیا جائے چنانچہ آپ اس مرض میں علیل ہوئے جس مرض میں آپ نے رحلت فرمائی تو آپ کو پست آوازی کا عارضہ لاحق ہوا، اس وقت میں نے سنا۔

آپ فرما رہے تھے:

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

﴿سورۃ النساء﴾

ترجمہ: "جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔"

تو میں نے گمان کیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

بسند صحیح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کوئی نبی ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی روح قبض کر کے اس کے ثواب کو دکھایا جاتا ہے پھر اس کی روح کو واپس اس کی طرف کر کے اسے اختیار دیا جاتا ہے تو میں نے آپ کی یہ بات سن کر یاد کی جس وقت کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں دیکھ رہی تھی۔

یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک ایک طرف جھک گئی اور میں نے گمان کیا کہ آپ نے وصال فرمایا اور میں نے اس کی کیفیت کو پہچانا اور میں آپ کی طرف دیکھتی رہی۔

یہاں تک کہ آپ نے سر مبارک اٹھا کر نظر فرمائی۔ اس وقت میں نے دل میں کہا: خدا کی قسم! آپ ہم کو اختیار نہ فرمائیں گے چنانچہ آپ نے فرمایا:

"مع الرفيق الاعلى فى الجنة"

﴿احمد، ابن سعد، ابونعیم﴾

اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "اوسط" میں اس کو اس طرح روایت کی کہ آپ میرے پھیپھڑے اور میری گردن کے درمیان قبض کیے گئے اور گمان رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی آپ کی روح کو واپس کر دے گا۔

وہ کہتی ہیں کہ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوتا رہا، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حرکت فرمائی، اس وقت میں نے دل میں کہا اگر آج آپ کو اختیار دیا گیا تو آپ ہرگز ہم کو اختیار نہ فرمائیں گے۔